حضرت قاضی سلطان محمود قادری رحمۃ اللہ علیہ اور پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

سید محمد عبداللہ قادری بخاری

امیرِ ملت حضرت حافظ سید جماعت علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ محدث علی پوری ضلع سیالکوٹ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم روحانی پیشوا ہونے کے ساتھ ساتھ تحریکِ پاکستان کے سرگرم رکن تھے۔ مشہور محقق و نقاد سید نور محمد قادری مدظلہ، چک نمبر ۱۵ شمالی ضلع گجرات اپنے مضمون " زندہ مشاہیر مولانا محمد بخش مسلم " میں تحریر فرماتے ہیں :

" جب تحریکِ پاکستان کے سلسلہ میں اُن (مسلم صاحب) کے دوستوں اور مسلم لیگ کے حامی علماء کا ذکر چھڑا تو مسلم صاحب فرمانے لگے : " حضرت مولانا عبدالحامد بدایونی، مولانا ابوالحسنات، حافظ پیر سید جماعت علی شاہ، مولانا عبدالغفور ہزاروی، پیر صاحب مانکی شریف، حافظ خادم حسین اور مولانا مرتضیٰ احمد خاں میکش رحمۃ اللہ علیہم بہت یاد آتے ہیں۔ یہ لوگ بڑے مخلص تھے اور بڑی صلاحیتوں کے مالک تھے۔ اُن لوگوں نے اپنی تمام تر صلاحیتیں اُمتِ محمدیہ کے مفاد کے لیے وقف کی ہوئی تھیں۔ خصوصاً پیر سید جماعت علی شاہ صاحب اور مولانا بدایونی نے تحریکِ پاکستان کے دوران جو کارنامے سرانجام دیئے ہیں وہ بھلائے نہیں

جا سکتے۔" لہ

حضرت حافظ پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت ہونے کے سلسلہ میں جناب محمد صادق قصوری صاحب تحریر فرماتے ہیں :

" علوم ظاہری میں ید طولیٰ حاصل کرنے کے بعد آپ غوث وقت حضرت بابا فقیر محمد نقشبندی فاروقی چورہ شریف ضلع اٹک کی خدمت اقدس میں جا کر شرف بیعت سے مشرف ہوئے۔ باباجی آپ کی آمد سے از حد مسرور و شاداں ہوئے اور بے ساختہ پکار اٹھے :

اے آتش فراقت دلہا کباب کردہ
سیلاب اشتیاقت جانہا خراب کردہ

چند روز صحبت کے بعد آپ اجازت و خلافت سے نوازے گئے۔ تو دوسرے مریدوں نے اعتراض کیا کہ ہم عرصے سے حاضر خدمت ہیں مگر ہمیں آج تک خلافت نہیں ملی اور جماعت علی شاہ کو آپ نے آتے ہی سب کچھ عطا فرما دیا ہے۔ اس پر باباجی نے ارشاد فرمایا کہ جماعت علی شاہ کے پاس چراغ بھی تھا۔ تیل بھی تھا اور بتی بھی۔ ہم نے تو صرف آگ ہی لگائی ہے۔" ٢ہ

حضرت بابا فقیر محمد نقشبندی علیہ الرحمۃ کے ہاں جانے سے پیشتر پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ قادریہ کے عظیم روحانی پیشوا سلطان العارفین حضرت قاضی سلطان محمود قادری رحمۃ اللہ علیہ م - مئی ۱۹۱۹ء آوان شریف ضلع گجرات کی صحبت سے فیضیاب ہوتے رہے۔ سلسلہ قادریہ میں داخل ہونے کی خواہش ظاہر کی۔ تو قاضی صاحب نے فرمایا شاہ صاحب آپ نازک مزاج ہیں، کسی ٹھنڈی طبیعت کے بزرگ سے بیعت کریں۔ کیونکہ میں جسمانی مشقت کے ساتھ وظائف کرواتا ہوں۔

جسمانی مشقت کے سلسلہ میں جناب سید نور محمد قادری زید مجدکم (راقم الحروف سید محمد عبداللہ قادری کے والد ماجد) کی تالیف " سلطان العارفین " (سوانحِ حضرت قاضی سلطان محمود قادری) کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قاضی صاحبؒ جسمانی مشقت کس طرح لیتے تھے۔ چند ایک واقعات ملاحظہ فرمائیں :

حضرت قاضی صاحبؒ کے دربار میں شاہ و گدا کی کوئی تمیز نہ تھی ہر ایک سے اصلاح نفس اور تزکیہ نفس کے لئے جسمانی مشقت لی جاتی تھی۔"

" مشہور مقالہ نگار میجر معین باری (میاں عبدالباری سابق صدر پنجاب مسلم لیگ کے بیٹے) راقم الحروف (سید نور محمد قادری) کے نام ایک خط میں تحریر کرتے ہیں :

لہ ماہنامہ "فیضان" فیصل آباد جون ۱۹۷۹ء مضمون سید نور محمد قادری ص ۲۸

٢ہ ماہنامہ "حیدری" لاہور اپریل/مئی ۱۹۹۰ء مضمون محمد صادق قصوری ص ۲ - ۴۰

"میری دادی (والدہ میاں عبدالباری) کہا کرتی تھیں کہ ہم آوان شریف جاتے تو وہاں کوئی نہ کوئی کام کرنا پڑتا تھا آرام سے بیٹھنے کی اجازت نہ تھی۔ میں چکی پیسا کرتی اور تمہارے دادا کھیتوں میں کام کرتے۔" [۳]

میاں غلام جیلانی مصنف کا بیٹا میاں عبدالباری ۱۹۱۵ء میں اسلامیہ کالج لاہور کے چند طالب علم ساتھیوں کے ساتھ کابل کی طرف ہجرت کر گیا تو اس کی واپسی کے لئے دعا کرانے کے لئے میاں غلام جیلانی صاحب آوان شریف حاضر ہوئے تو حضرت قاضی صاحبؒ نے فرمایا:

"غلام جیلانی ہر روز چار سیر گندم پیسا کرو اور آٹا غریبوں میں تقسیم کیا کرو۔ عبدالباری واپس آجائے گا۔" [۴]

حضرت قاضی صاحب علیہ الرحمۃ کی وفات ۱۹۱۹ء کے بعد بھی ۱۹۴۷ء تک جسمانی ریاضت کا یہ سلسلہ کسی نہ کسی طرح جاری رہا۔ فخر الزمان ریٹائرڈ کمشنر مقیم حال سول لائنز ڈیرہ اسمٰعیل خان اپنے ایک خط میں مجھے (سید نور محمد قادری) تحریر کرتے ہیں:

"۱۹۳۳ء میں والد صاحب مجھے اپنے ہمراہ آوان شریف لے گئے جب میں ساتویں جماعت کا طالب علم تھا۔ چار دن ہم وہاں قیام پذیر رہے۔ گندم کی کٹائی کا موسم تھا ہر روز ہم سب گندم کاٹنے جاتے اور گیارہ بجے واپس آتے۔ میں ایسا محسوس کرتا ہوں کہ اپنے ہاتھوں سے محنت و مشقت کر کے حلال کمائی کا سبق عملی انداز میں مریدوں کو دیا جا رہا ہے۔" [۵]

۱۹۴۵ء میں عرس کے موقع پر راقم الحروف (سید نور محمد قادری) نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ صوبہ سرحد کے ایک مردِ آہن نواب محمد زمان خاں رئیس کھلابٹ جو کہ کئی سالوں تک سرحد اسمبلی کے رکن رہے ہیں اپنے چند ساتھیوں سمیت گوبر کے ایک بڑے ڈھیر (روڑی) کو ٹوکریوں میں اٹھا اٹھا کر آوان شریف سے ایک فرلانگ کے فاصلہ پر لنگر خانہ کی زمینوں میں ڈال رہے تھے اور سب سے بڑی ٹوکری نواب صاحب نے خود اٹھا رکھی تھی۔" [۶]

---

[۳] "قطب العارفین" (سوانح عمری حضرت قاضی سلطان محمود قادریؒ) از سید نور محمد قادری مطبوعہ لاہور ۱۹۸۵ء صفحہ ۸۳

[۴] ایضاً صفحہ ۸۴

[۵] ایضاً صفحہ ۸۹

[۶] ایضاً صفحہ ۸۹

حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کئی مستقل مزاج مریدین کو تمام عمر کے لئے مشقت میں ڈال دیا تھا۔ شلہ

"میرے والد ماجد حافظ سید عبداللہ شاہ کو چکی پیسنے کے ساتھ ساتھ وظائف و اوراد پڑھنے کی ہدایت تھی۔ پہلے وہ ہر روز تہجد کے بعد دو سیر گندم پیسا کرتے اور پھر جب کمزور ہو گئے تو ہر روز بھینسوں کے لئے چار سیر دال (ونڈا) دلتے۔ وہ ۵ دسمبر ۱۹۸۱ء کو چوراسی سال کی عمر میں فوت ہوئے اور فوت ہونے سے صرف ایک مہینہ پہلے وہ شدید بیماری اور کمزوری کی وجہ سے ایک وظیفہ کو ادا نہ کر سکے۔" شہ

ان مذکورہ بالا واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ قاضی صاحبؒ کس طرح اپنے مریدین سے مشقت کرواتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جب پیر سید جماعت علی شاہ صاحب حضرت بابا فقیر محمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں پہنچے تو انہیں زیادہ محنت نہ کرنی پڑی اور جاتے ہی پیر صاحب کو خلافت سے نواز دیا۔

نواب معشوق یار جنگ مؤلف "مقاماتِ محمود" (سوانحِ عمری حضرت قاضی سلطان محمود صاحبؒ قادری) مطبوعہ ۱۹۶۴ء میں تحریر فرماتے ہیں:

"حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب نے جو اس ملک کے مشہور محدث و نقشبندی درویش گزرے ہیں نے مؤلف ہذا (معشوق یار جنگ) سے ایک مرتبہ فرمایا کہ اُمراء سے استغنا کی صفت میں نے جو حضرت قاضی صاحبؒ میں دیکھی ہے کسی میں نہیں دیکھی۔" شہ

حافظ محمد علی صاحب ٹنگروٹ والے روایت کرتے ہیں کہ سید نور اللہ شاہ نور سیالکوٹی مصنف "چشمہ نور" مطبوعہ سیالکوٹ ۱۹۲۰ء بیان کرتے ہیں:

"سید نور اللہ شاہ نورؔ بیان کرتے تھے کہ حضرت امیرِ ملت سید جماعت علی شاہ صاحب دربارِ علی پور شریف حضرت قبلہ غریب نواز (قاضی سلطان محمود صاحب) علیہ الرحمۃ کا کمال یوں بیان کرتے ہیں کہ میں نے کثرت سے حرمین شریفین کی حاضریاں دی ہیں لیکن حضرت صاحب آوان شریف جیسا مجاہد فقیر جو اپنے آپ کو چھپائے نہیں دیکھا۔" ۹

سیرتِ امیرِ ملت کے مصنف سید اختر حسین صاحب نے حضرت محدث علی پوریؒ کی زبانی حضرت قاضی سلطان محمود صاحب قادریؒ کا ایک واقعہ اپنی تالیف میں اس طرح لکھا ہے ملاحظہ فرمائیں:

"ایک بار حضرت قبلۂ عالم (پیر سید جماعت علی شاہ) کنوئیں کی طرف سے تشریف

---

۵ "قطب العارفین" (سوانحِ عمری حضرت قاضی سلطان محمود قادریؒ) از سید نور محمد قادری مطبوعہ لاہور ۱۹۸۵ء صفحہ ۸۹

شہ "مقاماتِ محمود" تالیف نواب معشوق حسین یار جنگ مطبوعہ لاہور ۱۹۶۴ء صفحہ ۳۷۷

۹ حالات و کمالات حضرت غریب نواز (قلمی) مرتبہ حافظ محمد فاضل ڈھانگری شریف میرپور آزاد کشمیر صفحہ ۳۴۶-۳۴۷

لا رہے تھے ۔ راستے میں ایک مائی حاضر ہوئی اور اس نے تھوڑے سے بتاشے خدمت والا میں پیش کئے ۔ آپ نے اس کی دلداری کے لئے اپنے دُھسہ میں بتاشے لے لئے ۔ وہ چلی گئی تو مجھ سے فرمایا اختر یہ بتاشے لے لو ۔ میں حیران ہوا اور سوچنے لگا کہ مجھ سے حضور نے پہلے ہی کیوں نہ فرمایا کہ لے لو ، اتنے قیمتی دُھسے میں مٹھاس کا اثر آگیا تو کپڑا لگ جائے گا یا مکھیاں اس پر بیٹھنے لگیں گی حضور قبلہ عالم نے ارشاد فرمایا مسئلہ سنو ۔ میں آوان شریف والے حضرت قاضی صاحب ؒ (سلطان محمود قادری) کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک مائی آئی اس نے دو پیسے نذر پیش کئے ۔ آپ نے آنکھوں سے لگائے اور فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ نے بھیجے ہیں ۔ مائی نے نہیں دئے ۔ اس نے تم کو کیوں نہ دئے ۔ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے بھیجے ہیں ۔ حضرت قبلہ کی زبان مبارک سے میں سمجھ گیا کہ اس حکایت کے بیان سے میری تعلیم مقصود ہے ۔" لہ

رشوت

اور ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور
نہ اُس کو (رشوۃ) حاکموں کے پاس پہنچاؤ
تاکہ لوگوں کے مال کا کچھ حصہ ناجائز طور پر
نہ کھا جاؤ اور (اسے) تم جانتے بھی ہو ۔

سورۃ البقرہ آیت ۱۸۸

لہ سیرت امیر ملت ، مرتبہ سید اختر حسین ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۲ھ صفحہ ۲۹۳ - ۲۹۴